احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 9 اگست 2002ء 29 جمادی الاول 1423 ہجری - 9 ظہور 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 180

امن کا شہزادہ

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر اعلان کروایا۔

جو ابوسفیان (سردار قریش) کے گھر میں چلا جائے اس کیلئے بھی امن ہے اور جو اپنے گھر کے دروازے بند کر کے بیٹھ جائے اس کے لئے بھی امن ہے اور جو مسجد حرام میں آ جائے اس کے لئے بھی امن ہے۔ اور جو ہتھیار پھینک دے اس کے لئے بھی امن ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الخراج باب فی خبر مکة حدیث نمبر 2627)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اماموں میں بنی نوع کے فائدے اور فیض رسانی کے لئے مندرجہ ذیل قوتوں کا ہونا ضروری ہے:-

اول۔ قوت اخلاق۔ چونکہ اماموں کو طرح طرح کے اوباشوں اور سفلوں اور بدزبان لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ اس لئے ان میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے تا ان میں طیش نفس اور مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو۔ اور لوگ ان کے فیض سے محروم نہ رہیں۔ (-)

دوم۔ قوت امامت ہے جس کی وجہ سے اس کا نام امام رکھا گیا ہے۔ یعنی نیک باتوں اور نیک اعمال اور تمام الٰہی معارف اور محبت الٰہی میں آگے بڑھنے کا شوق یعنی روح اس کی کسی نقصان کو پسند نہ کرے اور کسی حالت ناقصہ پر راضی نہ ہو۔ اور اس بات سے اس کو درد پہنچے۔ اور دکھ میں پڑے کہ وہ ترقی سے روکا جاوے۔ یہ ایک فطرتی قوت ہے جو امام میں ہوتی ہے اور اگر یہ اتفاق بھی پیش نہ آوے کہ لوگ اس کے علوم اور معارف کی پیروی کریں اور اس کے نور کے پیچھے چلیں تب بھی وہ بلحاظ اپنی فطرتی قوت کے امام ہے۔ (-)

تیسری قوت بسطت فی العلم ہے جو امامت کے لئے ضروری اور اس کا خاصہ لازمی ہے۔ چونکہ امامت کا مفہوم تمام حقائق اور معارف اور لوازم محبت اور صدق اور وفا میں آگے بڑھنے کو چاہتا ہے۔ اسی لئے وہ اپنے تمام دوسرے قویٰ کو اسی خدمت میں لگا دیتا ہے اور رب زدنی علما کی دعا میں ہر دم مشغول رہتا ہے۔ اور پہلے سے اس کے مدارک اور حواس ان امور کے لئے جوہر قابل ہوتے ہیں۔ اسی لئے خدا تعالیٰ کے فضل سے علوم الٰہیہ میں اس کو بسطت عنایت کی جاتی ہے اور اس کے زمانہ میں کوئی دوسرا ایسا نہیں ہوتا جو قرآنی معارف کے جاننے اور کمالات افاضہ اور اتمام حجت میں اس کے برابر ہو۔ اس کی رائے صائب دوسروں کے علوم کی تصحیح کرتی ہے۔ اور اگر دینی حقائق کے بیان میں کسی کی رائے اس کی رائے کے مخالف ہو تو حق اس کی طرف ہوتا ہے۔ کیونکہ علوم حقہ کے جاننے میں نور فراست اس کی مدد کرتا ہے۔ اور وہ نور ان چمکتی ہوئی شعاعوں کے ساتھ دوسروں کو نہیں دیا جاتا۔

چوتھی قوت عزم ہے جو امام الزمان کے لئے ضروری ہے اور عزم سے مراد یہ ہے کہ کسی حالت میں نہ تھکنا اور نہ نا امید ہونا اور نہ ارادہ میں سست ہو جانا۔ بسا اوقات نبیوں اور مرسلوں اور محدثوں کو جو امام الزمان ہوتے ہیں ایسے ابتلا پیش آ جاتے ہیں کہ وہ بظاہر ایسے مصائب میں پھنس جاتے ہیں کہ گویا خدا تعالیٰ نے ان کو چھوڑ دیا ہے اور ان کے ہلاک کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ اور بسا اوقات ان کی وحی اور الہام میں فترت واقع ہو جاتی ہے کہ ایک مدت تک کچھ وحی نہیں ہوتی اور بسا اوقات ان کی بعض پیشگوئیاں ابتلا کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہیں اور عوام پر ان کا صدق نہیں کھلتا اور بسا اوقات ان کے مقصود کے حصول میں بہت کچھ توقف پڑ جاتی ہے۔ (-) ایسے وقتوں میں ان کا عزم آزمایا جاتا ہے۔ وہ ہرگز ان آزمائشوں سے بیدل نہیں ہوتے اور نہ اپنے کام میں سست ہوتے ہیں یہاں تک کہ نصرت الٰہی کا وقت آ جاتا ہے۔

پانچویں قوت اقبال علی اللہ ہے جو امام الزمان کے لئے ضروری ہے۔ اور اقبال علی اللہ سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ مصیبتوں اور ابتلاؤں کے وقت اور نیز اس وقت کہ جب سخت دشمن سے مقابلہ آ پڑے۔ اور کسی نشان کا مطالبہ ہو۔ اور یا کسی فتح کی ضرورت ہو۔ اور یا کسی کی ہمدردی واجبات سے ہو۔ خدا تعالیٰ کی طرف جھکتے ہیں۔ اور پھر ایسے جھکتے ہیں کہ ان کے صدق اور اخلاص اور محبت اور وفا اور عزم لاینفک سے بھری ہوئی دعاؤں سے ملاء اعلیٰ میں ایک شور پڑ جاتا ہے۔ اور ان کی محویت کے تضرعات سے آسمانوں میں ایک دردناک غلغلہ پیدا ہو کر ملائک میں اضطراب ڈالتا ہے۔ پھر جس طرح شدت کی گرمی انتہا کے بعد برسات کی ابتدا میں آسمان پر بادل نمودار ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ان کے اقبال علی اللہ کی حرارت یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سخت توجہ کی گرمی آسمان پر کچھ بنانا شروع کر دیتی ہے اور تقدیریں بدلتی ہیں اور الٰہی ارادے اور رنگ پکڑتے ہیں یہاں تک کہ قضاء و قدر کی ٹھنڈی ہوائیں چلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ (-)

چھٹے کشوف اور الہامات کا سلسلہ ہے جو امام الزمان کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ امام الزمان اکثر بذریعہ الہامات کے خدا تعالیٰ سے علوم اور حقائق اور معارف پاتا ہے۔ اور اس کے الہامات دوسروں پر قیاس نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ کیفیت اور کمیت میں اس اعلیٰ درجہ پر ہوتے ہیں جس سے بڑھ کر انسان کے لئے ممکن نہیں۔ اور ان کے ذریعہ سے علوم کھلتے ہیں اور قرآنی معارف معلوم ہوتے ہیں۔ اور دینی عقدے اور معضلات حل ہوتے ہیں اور اعلیٰ درجہ کی پیشگوئیاں جو مخالف قوموں پر اثر ڈال سکیں ظاہر ہوتی ہیں۔ غرض جو لوگ امام الزمان ہوں ان کے کشوف اور الہام صرف ذاتیات تک محدود نہیں ہوتی۔ بلکہ نصرت دین اور تقویت ایمان کے لئے نہایت مفید اور مبارک ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ ان سے نہایت صفائی سے مکالمہ کرتا ہے اور ان کی دعا کا جواب دیتا ہے۔

(ضرورة الامام - روحانی خزائن - جلد 13 ص 478 تا 483)

نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کی کارکردگی

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر انتظام قائم کردہ نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن و آئی بنک خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ ایسوسی ایشن کے قیام کے بعد اب تک 1650 سے زائد افراد آئی ڈونرز بن چکے ہیں۔ اور چھ افراد کی آنکھوں کے آپریشن کامیابی کے ساتھ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں سرانجام دیئے گئے ہیں۔

سال رواں کی پہلی ششماہی میں آئی بنک کی مختلف برانچز کے درمیان حسن کارکردگی کے لحاظ سے

اول لاہور برانچ - سرپرست مکرم منور علی چوہدری صاحب - صدر مکرم منور ناصر صاحب

دوم فیصل آباد برانچ سرپرست مکرم فرید احمد صاحب صدر مکرم ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب

سوم ملتان برانچ - سرپرست مکرم انیس محمود منہاس صاحب - صدر مکرم راجہ عبدالوحید جنجوعہ صاحب

چہارم جھنگ برانچ - سرپرست مکرم عبدالسمیع صاحب صدر مکرم جمشید احمد نثار صاحب

اس عرصہ کے دوران راولپنڈی، گوجرانوالہ اور کراچی نے بھی قابل قدر مساعی کی توفیق پائی۔ نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی مجالس میں مجلس ٹاؤن شپ لاہور (260 آئی ڈونرز بنوائے) مجلس شاہدرہ ٹاؤن لاہور، مجلس فیکٹری ایریا حیدر آباد اور مجلس امیر پارک گوجرانوالہ (106 آئی ڈونرز) شامل ہیں۔

اسی طرح مرکزی انتظام کے تحت ربوہ کے سینکڑوں احباب نے اپنی آنکھوں کے عطیہ کا وصیتی فارم پر کر کے اس کار خیر میں حصہ لیا ہے۔

اللہ تعالیٰ یہ امتیاز ان برانچز، اضلاع اور مجالس کیلئے بہت بابرکت فرمائے اور دیگر برانچز اور مجالس کو بھی اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

(صدر نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن)

اک چاند

منبر پہ کھڑا ہو کہ وہ بیٹھا نظر آئے
ہر حال میں اک چاند چمکتا نظر آئے

اک بار جو دیکھے وہ محبت کی نظر سے
ماحول پہ اک نور برستا نظر آئے

ہم اپنی تمناؤں کے آشاؤں کے بیمار
جب دیکھیں اسے ہمکو وہ اچھا نظر آئے

تھوڑی سی مشقت سے بدن ٹوٹے ہے اپنا
وہ سب کا مگر بوجھ اٹھاتا نظر آئے

اس کی ہی دعا سے میرا ایمان ہے مکمل
یوں وہ مرے ایمان کا حصہ نظر آئے

وہ بولے تو الفاظ کا اک شہد ملا دودھ
اک شان سے رگ رگ میں اترتا نظر آئے

اک ذات سے وابستہ دل و جاں کی ہے رونق
وہ جب بھی نظر آئے ہمیں جلسہ نظر آئے

میں شکوے کروں قدسی وہ دے مجھ کو تسلی
میں حال کو دیکھوں اسے فردا نظر آئے

عبدالکریم قدسی

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1918ء

جنوری فروری		صوبہ بہار کے احمدیوں پر شدید مظالم توڑے گئے۔
یکم	مارچ	حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دفتر میں ڈاک کا مستقل صیغہ، پہلی بار قائم کیا گیا پہلے افسر ڈاک حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر مقرر ہوئے۔
	مئی	حضور علاج کے لئے لاہور اور پھر بمبئی تشریف لے گئے۔
15	جون	حضور واپس قادیان تشریف لائے۔
22 جون تا 17 اگست		حضور کا سفر ڈلہوزی۔
	جولائی	حضور کا رسالہ ''اظہار حقیقت'' شائع ہوا۔
____		انفلوئنزا کی عالمگیر وبا میں جماعت احمدیہ نے بے لوث خدمات سرانجام دیں۔
	ستمبر	حضور کا رسالہ 'حقیقت الامر' شائع ہوا۔
9	اکتوبر	حضور پر انفلوئنزا کا شدید حملہ ہوا اور آپ نے وصیت بھی تحریر فرمادی۔
12	نومبر	پہلی جنگ عظیم کے خاتمہ پر ہندوستان میں جشن منایا گیا جماعت احمدیہ نے بھی حصہ لیا اور کھیلوں وغیرہ کے مقابلے ہوئے۔ حضور نے جنگ عظیم میں کام آنے والے مسلمانوں کے بچوں کی تعلیم کے فنڈ میں پانچ ہزار روپیہ عطا فرمایا۔
15	نومبر	حضرت سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

متفرق

____ انفلوئنزا کی وبا کی وجہ سے امسال جلسہ سالانہ ملتوی کر دیا گیا جو مارچ 1919ء میں ہوا۔

____ عہد خلافت ثانیہ کی پہلی سالانہ رپورٹ 500 کی تعداد میں شائع ہوئی۔

____ حضرت میر قاسم علی صاحب نے حضرت مسیح موعود کے اشتہارات کو ''تبلیغ رسالت'' کے نام سے شائع کرنا شروع کیا۔

____ حضرت سید محمد علی شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کا انتقال۔

____ نور ہسپتال کی تکمیل ہوئی۔

____ سید سلطان احمد صاحب اور سید حکیم احمد صاحب کو کابل میں شہید کر دیا گیا۔

صحابہ کا احساس خدمت

ایک بار حضرت عمرؓ نے حضرت جابرؓ کے پاس گوشت کی گٹھڑی دیکھی تو فرمایا کیا تم لوگ اپنی بھوک کو اپنے ہمسایوں کے لئے مار نہیں سکتے۔ یعنی اس گوشت میں ہمسائے کو بھی شریک کرنا۔

(موطا کتاب الجامع باب اکل اللحم حدیث نمبر 1467)

ایک صحابی ابو بردہ بن دینار نے عید الاضحیٰ کے موقع پر نماز عید سے قبل ہی اپنی قربانی ذبح کر دی اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پڑوسی بھوکے تھے جس کی وجہ سے میں نے ایسا کیا ہے۔ حضورؐ نے ان کے عذر کو قبول فرمایا اور انہیں استثنائی طور پر بظاہر معیار سے کم متبادل قربانی کی اجازت دی اور فرمایا یہ تیرے علاوہ کسی اور کے لئے جائز نہیں۔

(بخاری کتاب الاضاحی باب من ذبح قبل الصلوۃ اعاد حدیث نمبر 5135)

جنگ خندق کے موقع پر حضرت جابرؓ نے حضور اکرم کو تھوڑے سے کھانے کی دعوت دی تو حضورؐ نے اردگرد موجود تمام صحابہؓ کو چلنے کی دعوت دی اور کھانے پر دعا کی جس کی وجہ سے وہ کھانا ایک ہزار افراد نے سیر ہو کر کھایا۔ جب تمام مہمان فارغ ہو چکے تو حضورؐ نے حضرت جابرؓ کی اہلیہ سے فرمایا اب خود بھی کھاؤ اور اردگرد کے گھروں میں بھی بھیجو۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الخندق حدیث نمبر 3792)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے پڑوسی کے لئے وہی کچھ پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب من خصائل الایمان)

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حصول علم کیلئے انگلستان روانگی کے وقت حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو عظیم باپ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم-اے کی زریں ہدایات

یقین رکھو کہ عبادات اور دینی احکام کی پابندی میں ساری برکتیں اور کامیابی کا راز مخفی ھے

اب جب کہ تم ولایت کے لمبے سفر پر جارہے ہو۔(اللہ تعالیٰ تمہارا حافظ وناصر ہواور تمہیں ہر قسم کی دینی ودنیوی خیریت کے ساتھ کامیاب اور بامراد واپس لائے) میں چاہتا ہوں۔ کہ اپنی سمجھ کے مطابق جو باتیں تمہارے لئے مفید سمجھتا ہوں وہ تمہیں اختصار کے ساتھ لکھ دوں۔ تا کہ اگر خدا کو منظور ہو۔ تو وہ تمہارے لئے کارآمد ثابت ہوں۔

ہر اچھی بات اختیار کرو

سب سے پہلی بات یہ ہے۔ کہ جس ملک میں تم جارہے ہو۔ وہاں کا مذہب تہذیب اور تمدن بالکل جدا ہے۔ یہ ملک تمہارے واسطے گویا ایک نئی دنیا کا حکم رکھتا ہے۔ اس میں خدا کو یاد رکھتے ہوئے اور خدا سے دعا مانگتے ہوئے داخل ہو اس ملک میں بہت سی باتیں تمہیں مفید اور اچھی ملیں گی۔ انہیں اس تسلی کے بعد کہ وہ واقعی اچھی ہیں بے شک اختیار کرو۔ اور ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ کیونکہ مفید اور اچھی چیز جہاں بھی ملے۔ وہ مومن کا مال ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ (۔) یعنی ہر اچھی بات مومن کی اپنی کھوئی ہوئی چیز ہوتی ہے۔ وہ جہاں بھی ملے۔ اسے لے لینا چاہئے۔ مگر جہاں اس ملک میں اچھی باتیں ملیں گی۔ وہاں بہت سی خراب اور ضرر رساں باتیں بھی ملیں گی۔ ان باتوں کے مقابلہ پر تمہیں اپنے آپ کو ایک مضبوط چٹان ثابت کرنا چاہئے۔ اور خواہ دنیا کچھ سمجھے مگر تمہیں یہ یقین رکھنا چاہئے کہ خراب اور ضرر رساں چیز کے معلوم کرنے کا یقینی معیار سوائے اس کے اور کوئی نہیں۔ کہ جو بات خدا اور اس کے رسول کے حکم اور موجودہ زمانے میں حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے خلاف ہے۔ وہ یقیناً نقصان دہ اور ضرر رساں ہے۔

دین اور اخلاق کی حفاظت

ولایت میں تمہیں اپنے دین اور اخلاق کی حفاظت کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ کیونکہ یہ ملک اپنے اندر بعض ایسے عناصر رکھتا ہے۔ جو دین اور اخلاق کے لئے سخت ضرر رساں ہیں پس اس ملک میں دعا اور استغفار کرتے ہوئے داخل ہو۔ اور جب تک اس میں رہو۔ یا اس قسم کے دوسرے ملک میں رہو۔ خاص طور پر دعا اور استغفار پر زور دو تا کہ تمہارا دل ان ممالک کے مخفی زہروں سے محفوظ رہے۔ اور زنگ آلود نہ ہو۔ نماز کی نہایت سختی کے ساتھ پابندی رکھو اور اسے اس کی پوری شرائط کے ساتھ ادا کرو۔ اسی طرح (دین) کی دوسری عبادات اور احکام کی پابندی اختیار کرو۔ اور یقین رکھو کہ اس میں ساری برکت اور کامیابی کا راز مخفی ہے۔

تعلق باللہ کے لئے کوشش

باوجود (دین) کی مقرر کردہ عبادات اور اس کے احکام کی پابندی اختیار کرنے کے یہ یاد رکھو۔ کہ یہ باتیں (دین) میں بالذات مقصود نہیں ہیں۔ بلکہ یہ صرف اصل مقصد کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اصل مقصد خداتعالیٰ کے ساتھ ذاتی تعلق پیدا کرنا ہے۔ پس اپنی عبادات میں ہمیشہ اس مقصد کو یاد رکھو۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ بنو جن کے متعلق قرآن شریف فرماتا ہے'' کہ وہ باوجود نماز کے پابند ہونے کے نماز سے غافل ہوتے ہیں۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہزار برس کی نمازیں جو اس مقصد سے لاپرواہی کی حالت میں ادا کی جاتی ہیں۔ اس ایک سجدہ کے مقابلہ میں ہیچ ہیں جو اس مقصد کے حصول کے سچی تڑپ کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے پس اپنی ہر عبادت میں اور اپنے ہر عمل میں اس بات کی کوشش کرو۔ کہ خدا کے قرب اور خدا کی محبت میں ترقی ہو۔ اور اس کے ساتھ ذاتی تعلق پیدا ہو جائے۔ اپنے اعمال اور اپنے اخلاق کو بالکل خدا کے حکم اور اس کے رسول کے منشاء کے ماتحت چلاؤ۔ اور کوشش کرو۔ کہ تم میں خدا اور اس کے رسول کی صفات جلوہ فگن ہو جائیں۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

دینی کتب کے مطالعہ کی عادت

میں تمہیں اپنی طرف سے ایک قرآن شریف اور ایک کتاب حدیث اور بعض کتب حضرت مسیح موعود اور ایک کتاب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دے رہا ہوں۔ ان کا باقاعدہ مطالعہ رکھو۔ اور خصوصاً قرآن شریف اور اس زمانہ کے لحاظ سے کتب حضرت مسیح موعود کے مطالعہ میں ہرگز کوتاہی نہ کرو۔ کیونکہ ان میں زندگی کی روح ہے قرآن شریف کو سمجھ کر پڑھنے کی کوشش کرو اور اس کے گہرے مطالعہ کی عادت ڈالو۔ قرآن شریف ایسی کتاب ہے۔ کہ اس کا ظاہر صحیفہ فطرت کی طرح بہت سادہ ہے۔ مگر اس کے اندر حقائق اور معانی کی بے شمار گہرائیاں مخفی ہیں۔ جن سے انسان اپنے غور اور فکر اور تدبر کے مطابق فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ مگر قرآن شریف کی گہرائیوں تک پہنچنے کا سب سے زیادہ یقینی رستہ تقویٰ اور طہارت ہے۔ اس کے بغیر قرآن شریف کے حقائق انسان پر نہیں کھل سکتے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ مخالفین کو قرآن شریف ہمیشہ ایک سطحی کتاب نظر آتا ہے۔ حالانکہ سمجھنے والے جانتے ہیں کہ گو اس کا ظاہر سادہ ہے۔ مگر اس کے اندر بے شمار ذخیرے مخفی ہیں۔ جو تقویٰ اور طہارت کے ساتھ غور کرنے والوں پر کھلتے ہیں۔ حدیث کا جو حصہ یقینی ہے۔ وہ بھی اپنے اندر انتہائی اثر اور صداقت رکھتا ہے۔ اور اس کے مطالعہ سے انسان روحانی پیاس کی سیری محسوس کرتا ہے۔ اور اس زمانہ کے لئے خصوصیت سے حضرت مسیح موعود کی کتب میں خاص اثر رکھا گیا ہے۔ ان سب سے علیٰ قدر مراتب فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو۔

لباس کے متعلق ہدایت

جس ملک میں تم جارہے ہو وہاں کا لباس یہاں کے لباس سے بہت مختلف ہے۔ اس کے متعلق صرف یہ اصولی بات یاد رکھو۔ کہ (دین) کو اصولاً لباسوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ لباس گردوپیش کے حالات اور ملک کی آب وہوا پر منحصر ہے پس اگر تم وہاں کے آب وہوا کے ماتحت وہاں کے لباس کا کوئی حصہ اختیار کرنا ضروری سمجھو۔ تو اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے مگر انگریزی لباس میں ایک چیز ایسی ہے۔ جسے حدیثوں میں دجال کی نشانی قرار دیا گیا ہے۔ اور اسی لئے حضرت مسیح موعود اسے ناپسند فرماتے تھے۔ اور وہ انگریزی ٹوپی ہے پس گو ظاہری اور جسمانی لحاظ سے انگریزی ٹوپی مفید ہو مگر اس کی ان Associations کی وجہ سے اس کا روحانی اثر ضرر رساں ہے۔ لہٰذا اس کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اس کے سوا میں لباس کے بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ تمہیں آزادی ہے مگر یہ ضرور کہوں گا کہ کسی چیز کو محض غلامانہ تقلید کے طور پر اختیار نہ کرنا۔ بلکہ اگر کسی چیز کے استعمال میں وہاں کے حالات کے ماتحت کوئی فائدہ یا خوبی پاؤ تو اسے بے شک اختیار کر سکتے ہو۔ ہاں یہ ضرور مدنظر رکھنا کہ لباس کے معاملہ میں حتی الوسع سادگی اختیار کی جائے۔ نمائش یا بھڑکیلا پن یا فضول خرچی مومن کی شان سے بعید ہے۔ اور ریشم کے کپڑوں کا استعمال تو تم جانتے ہو کہ مردوں کے لئے منع ہی ہے۔

خوراک کے متعلق ہدایت

ولائت کے سفر میں خوراک کا معاملہ بھی خاص توجہ چاہتا ہے۔ ان ممالک میں شراب اور سؤر کے گوشت کی اس قدر کثرت ہے۔ کہ جب تک انسان خاص توجہ سے کام نہ لے غلطی یا غفلت سے ان میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ شراب کا معاملہ تو خیر نسبتاً سہل ہے۔ کیونکہ اس میں غلط فہمی کا امکان بہت کم ہے۔ مگر سؤر کے گوشت کے معاملہ میں بسا اوقات غلط فہمی ہو جاتی ہے۔ اس لئے پوری احتیاط کے ساتھ اس بات کی نگرانی رکھنی چاہئے کہ کھانے میں غلطی سے ممنوع گوشت سامنے نہ آجائے۔ مگر شائد اس سے بھی زیادہ نگرانی کی ضرورت اس بات میں ہے کہ کہیں غلطی سے ممنوع طریق پر ذبح کیا ہوا گوشت استعمال نہ ہو جائے یورپ میں اور جہاز پر بھی اکثر ممنوع طریق پر ذبح کیا ہوا گوشت ملتا ہے۔ جو (احمدی) کے لئے جائز نہیں ہے یعنی خود جانور تو جائز ہوتا ہے مگر ذبح کا طریق غلط ہوتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ ایسی دوکانوں سے گوشت منگوایا جائے جو (دینی) طریق پر جانور ذبح کرتے ہیں۔ مثلاً یہودی لوگ اس معاملہ میں بہت محتاط ہیں۔ اور خالص (دینی) رنگ میں ذبح کرتے ہیں۔ ان کی دوکانوں سے گوشت منگوایا جا سکتا ہے۔ اور جہاز وغیرہ پر جہاں انتظام اپنے ہاتھ میں نہ ہو۔ وہاں مچھلی اور انڈے کی غذا استعمال کی جا سکتی ہے۔ اس بات کی عادت ڈال لینی چاہئے کہ Steward یا Waiter کو پہلے سے تاکید کر دی جائے۔ کہ شراب یا سؤر کا گوشت یا غیر (دینی) طریق پر ذبح کیا ہوا گوشت سامنے نہ آئے۔ اور کھانا سامنے

آنے پر بھی پوچھ لینا چاہئے۔ جہاز پر غالباً جاتے ہوئے بمبئی سے ذبح کیا ہوا گوشت ذخیرہ کیا جاتا ہے۔ مگر پھر بھی تسلی کر لینی چاہئے۔ اگر گوشت مشکوک ہو تو سبزی اور مچھلی اور انڈے اور پھل کی صورت میں دوسری غذا بکثرت مل سکتی ہے۔ خوراک کا معاملہ مخفی طور پر انسان کے اخلاق پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔ اس لئے اس معاملہ کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے اور پھر (دینی) احکام کی تعمیل مزید برآں ہے۔

دینی شعار کی پابندی

ایک بات (دینی) شعار کی پابندی ہے۔ ظاہری ہیئت کے متعلق جو (دینی) طریق ہے۔ خواہ وہ شریعت کے احکام سے ثابت ہو یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود کے تعامل سے۔ اس کی پابندی اختیار کرنی ضروری ہے۔ شعار کا معاملہ نہایت اہم ہے۔ اس لحاظ سے بھی کہ انسان کے اندرونہ پر اس کا گہرا اثر پڑتا ہے۔ اور اس لحاظ سے بھی کہ دوسروں کے لئے ظاہر میں دیکھنے والی چیز صرف شعار ہی ہے۔ انسان کے اخلاقی زیوروں میں سے اعلیٰ ترین زیور یہ ہے۔ کہ وہ اپنے قومی اور ملی شعار کو صرف اختیار کرے۔ بلکہ اسے عزت کی نظر سے دیکھے جو قومیں اس کا خیال نہیں کرتیں۔ وہ آہستہ آہستہ ذلیل ہو جاتی ہیں۔ داڑھی بھی (دینی) شعار کا حصہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف اس پر عمل کیا ہے۔ بلکہ زبانی طور پر بھی اس کی ہدایت فرمائی ہے۔

پس اس شعار کا تمہیں احترام کرنا چاہئے (دین) کا یہ منشاء نہیں۔ کہ داڑھی اتنی ہو یا اتنی نہ ہو۔ ان تفصیلات میں (دین) نہیں جاتا۔ کیونکہ یہ باتیں انسان کی اپنی وضع اور مرضی پر موقوف ہیں۔ مگر (دین) یہ ضرور چاہتا ہے کہ داڑھی رکھی جائے خواہ وہ کتنی ہی ہو۔ داڑھی مرد کا فطرتی زیور اور حسن ہے اور اس کے رکھنے میں بہت سے طبی اور اخلاقی فوائد مخفی ہیں۔ انگلستان میں بھی اب تک بادشاہ داڑھی رکھتا ہے اور ابھی کئی بڑے بڑے لوگ رکھتے ہیں۔

خدمت دین

تمہیں اپنے ولایت کے قیام میں اپنے حالات کے مطابق دین اور سلسلہ کی اشاعت میں بھی حصہ لینا چاہئے۔ اور اس کا سب سے زیادہ سہل طریق یہ ہے کہ وہاں کے مشن کے کام میں جہاں تک ممکن ہو۔ امداد دو۔ اور جو کام تمہارے سپرد کیا جائے۔ اسے سرانجام دینے کی پوری پوری کوشش کرو۔ یہ بھی یاد رکھو کہ سب سے بہتر دعوت انسان کے اپنے نمونہ سے ہوتی ہے۔ اپنے نمونہ سے ثابت کرو کہ (دین) بہتر مذہب ہے۔

تعلیم کے متعلق ہدایت

تمہارے تعلیم کے تعلق میں مجھے زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم اب سمجھدار ہو۔ اور اس لائن میں کافی تجربہ حاصل کر چکے ہو۔ اپنے وقت کی قدر و قیمت کو پہچانتے ہوئے وقت کا بہترین استعمال کرو اور یاد رکھو کہ دنیا میں جو مرتبہ محنت کو حاصل ہے وہ عام حالات میں ذہن کو بھی حاصل نہیں ہے۔ محنت سے اگر وہ ٹھیک طرح پر کی جائے ذہن کی کمی بڑی حد تک پوری کی جاسکتی ہے۔ مگر ذہن محنت کی کمی کو پورا نہیں کر سکتا۔ پس محنت کی عادت ڈالو اور محنت بھی ایسی جسے گویا کام میں غرق ہو جانا کہتے ہیں۔ ایسی محنت اگر صحیح طریق پر کی جائے۔ اور خدا کا فضل شامل رہے۔ تو ضرور اعلیٰ نتیجہ پیدا کرتی ہے جس لائن کے واسطے تم جا رہے ہو اس کے لئے عموماً بہترین لڑکے لئے جاتے ہیں پس جب تک شروع سے ہی محنت اختیار نہیں کرو گے کامیابی مشکل ہو گی اگر تم محنت کرو تو پھر تمہیں خدا کے فضل سے کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے اگر گزشتہ نتائج میں دوسرے طلباء تم سے آگے بھی رہے ہوں تو تم محنت سے ان سے آگے نکل سکتے ہو انسان کی ساری ترقی کا راز محنت میں ہے۔ مگر محنت صحیح طریق پر ہونی چاہئے اور ہر کام کے لئے صحیح طریق جدا جدا ہے۔

پس سب سے پہلے تمہیں واقف کار اور معتبر ذرائع سے یہ معلوم کرنا چاہئے کہ اس لائن کے لئے تیاری کا صحیح طریق کونسا ہے۔ اور اس کے بعد پوری محنت کے ساتھ اس میں لگ جانا چاہئے۔ یہ تم جانتے ہی ہو۔ کہ مقابلہ کے امتحان کے لئے مخصوص طور پر کوئی یونیورسٹی کی تعلیم نہیں ہوتی بلکہ سارا دارومدار طالب علم کی اپنی کوشش پر ہوتا ہے۔ البتہ ولایت میں بعض پرائیویٹ درسگاہیں ایسی ہیں جو طالب علموں کو اس کے لئے تیاری کراتی ہیں۔ ان سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے۔ علاوہ ازیں تمہیں چاہئے کہ جاتے ہی برٹش میوزیم کے ممبر بن جاؤ جس میں دنیا بھر کی بہترین کتب کا ذخیرہ موجود رہتا ہے۔ اس لائبریری سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہئے اور گزشتہ سالوں کے پرچے دیکھ کر امتحان کے معیار اور طریق کا بھی پتہ لگانا چاہئے۔

اس کے علاوہ تمہیں بیرسٹری کی تعلیم کے لئے بھی کسی کالج میں داخل ہو جانا چاہئے۔ کیونکہ ایک تو یہ تعلیم مقابلہ کے امتحان میں مدد دے گی اور دوسرے اگر خدانخواستہ مقابلہ کے امتحان میں کامیابی کی صورت نہ ہو سکی۔ تو یہ تعلیم ویسے بھی مفید ہوگی بلکہ میں تو چاہتا ہوں۔ کہ اگر ممکن ہو۔ تو بیرسٹری کے علاوہ بھی کوئی اور کورس لے لو۔ بشرطیکہ وہ امتحان مقابلہ کی تیاری میں روک نہ ہو۔ مثلاً جی۔ اے کا کورس یا اور اس قسم کا کوئی کورس لے سکتے ہو غرض اپنے ولایت کے قیام سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو۔

تعلیم کا ایک ضروری حصہ اخبار بینی ہے۔ جس کی تمہیں عادت ڈالنی چاہئے۔ زمانہ حال کے معلومات کے لئے اخبار سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔ اور ان سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اسی طرح جو نئی نئی کتب شائع ہوں۔ ان کا بھی مطالعہ رکھنا چاہئے۔ رسائل کا مطالعہ بھی مفید ہوتا ہے۔

تقریر کی مشق کے لئے تم نے ہندوستان میں میری نصیحت کی طرف توجہ نہیں کی۔ اب اگر خدا توفیق دے تو اس کمی کو بھی پورا کرنے کا خیال رکھنا۔

اخراجات میں میانہ روی

خرچ کے متعلق میں نے درد صاحب کو لکھا ہے۔ وہ وہاں کے حالات کے ماتحت اندازہ لکھ کر بھجوا دینگے۔ جس کے مطابق انشاء اللہ تمہیں خرچ بھجوایا جاتا رہے گا۔ میں نے انہیں لکھا ہے کہ اندازہ لگاتے ہوئے درمیانہ درجہ کے شریفانہ معیار کو مدنظر رکھیں یعنی نہ ہی تو کوئی ناواجب تنگی ہو۔ جو تکلیف کا موجب بنے اور نہ ہی ایسی فراخی ہو جو بے جا آرام و آسائش کا باعث ہو اور فضول خرچی میں شمار ہو۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ تم بھی اپنے اخراجات میں اسی اصول کو مدنظر رکھو گے۔

شریف طبقہ سے میل جول

وہاں اپنی سوسائٹی کے انتخاب کے لئے تم کو یہ اصول مدنظر رکھنا چاہئے کہ ایسے لوگوں میں ملا جاوے۔ جو اپنی زبان اور عادات و اطوار کے لحاظ سے شریف طبقہ کے لوگ سمجھے جاتے ہوں اور رذیل اور بداخلاق اور گندے اور عامیانہ زبان والے لوگوں سے قطعی پرہیز کرنا چاہئے۔

خط و کتابت کے ذریعہ

باقاعدہ رابطہ

ولایت کی ہندوستان کے ساتھ خط و کتابت ہفت روزہ ہے۔ جس میں ایک عام ڈاک ہے اور ایک ہوائی ڈاک ہے تمہیں چاہئے کہ التزام کے ساتھ ہر ہفتہ اپنے حالات سے اطلاع دیتے رہو۔ اگر ہوائی ڈاک کے ذریعہ خط لکھ سکو تو بہتر ہے ورنہ عام ڈاک میں خط بھجوادیا کرو۔ حضرت صاحب کو باقاعدہ اپنے حالات سے اطلاع دیتے رہو۔ اور دعا کی تحریک کرتے رہو۔ اسی طرح حضرت والدہ صاحبہ اماں جان کو بھی دعا کے واسطے لکھتے رہو۔ گاہے گاہے سلسلہ کے دوسرے بزرگوں کو بھی دعا کے لئے لکھتے رہو۔ ڈاک کے خرچ کی کفایت اسی رنگ میں ہو سکتی ہے کہ ایک ہی لفافہ میں کئی لفافے بند کر کے بھجوا دیئے جائیں۔

اب میں موٹی موٹی باتیں جو تمہیں کہنا چاہتا تھا وہ کہہ چکا ہوں۔ میرے دل میں بہت کچھ ہے مگر میں اس سے زیادہ نہیں کہنا چاہتا اور بس اسی قدر نصیحت کے ساتھ تمہیں خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ خدا تمہیں خیریت سے لے جائے اور خیریت سے رکھے اور ہر قسم کی مکروہات سے بچاتے ہوئے کامیاب اور مظفر و منصور واپس لائے۔ آمین اللھم آمین۔

غض بصر کی عادت

نوٹ: ایک بات جو میں لکھنا چاہتا تھا۔ مگر وہ لکھنے سے رہ گئی ہے وہ وہاں کی عورتوں کے متعلق ہے۔ ولایت میں علاوہ اس کے کہ عورت بالکل بے پردہ اور نہایت آزاد ہے آبادی کے لحاظ سے اس کی کثرت بھی ہے۔ جس کی وجہ سے مردوں کو باوجود کوشش کے ان کے ساتھ ملنا پڑتا ہے۔ اور اسی اختلاط کے بعض اوقات خراب نتائج نکلتے ہیں۔ میں عورت ذات کا مخالف نہیں ہوں عورت اللہ تعالیٰ کی ایک نہایت مفید اور بابرکت مخلوق ہے اور مرد کے واسطے رفاقت حیات اور اولاد کی تربیت کے نقطہ نگاہ سے عورت کا وجود ایک نہایت قابل قدر وجود ہے مگر غیر مرد و عورت کا بے حجابانہ اختلاط اپنے اندر سخت فتنے کے احتمالات رکھتا ہے اور اسی لئے جہاں شریعت نے عورت کے وجود کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے وہاں یہ بھی سختی کے ساتھ حکم دیا ہے کہ غیر مرد و عورت ایک دوسرے کے ساتھ ملنے میں پردہ کی ان شرائط کو ملحوظ رکھیں۔ ان شرائط میں سے خاص طور پر قابل ذکر یہ ہیں۔ کہ (الف) غیر مرد و عورت ایک دوسرے کی طرف آنکھیں اٹھا کر نہ دیکھیں۔ (ب) وہ ایک دوسرے کے ساتھ خلوت میں دوسروں سے علیحدہ ہو کر نہ ملیں اور (ج) ان کا جسم ایک دوسرے کے ساتھ نہ چھوئے۔ ان شرائط کے علاوہ شریعت نے اور کوئی خاص شرط پردہ کے متعلق نہیں لگائی۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ تم ولایت میں پردے کی ان شرطوں کی پابندی اختیار کرو گے اور دل میں خدا سے دعا بھی کرتے رہو گے کہ وہ تمہیں ہر قسم کے شر اور فتنہ سے محفوظ رکھے۔ اللہ تمہارا حافظ و ناصر ہو۔

(والسلام۔ خاکسار (دستخط) مرزا بشیر احمد)

(الفضل 31 اکتوبر 1933ء)

قادیان میں دو پریس ایک خوشنویس اور کاغذات کا انتظام

حضرت مسیح موعود نے فروری 1893ء میں فرمایا ''اے جماعت مخلصین ...... ہمیں اس وقت تین قسم کی جمعیت کی ضرورت ہے جس پر ہمارے کام اشاعت حقائق و معارف دین کا سارا مدار ہے اول یہ کہ ہمارے ہاتھ میں کم سے کم دو پریس ہوں دوئم ایک خوش خط کاپی نویس سوئم کاغذات۔ ان تینوں مصارف کے لئے اڑھائی سو ماہواری کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ اب چاہئے کہ ہر ایک دوست اپنی ہمت اور مقدرت کے موافق بہت جلد بلا توقف اس چندہ میں شریک ہو اور یہ چندہ ہمیشہ ماہواری طور سے ایک تاریخ مقررہ پر پہنچ جانا چاہئے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 367)

مارشل آرٹ کی تاریخ، ورزشیں، اصول اور جدید سٹائیلو

مشرق کا یہ قدیم فن تاریخی سفر طے کرتا ہوا جدید دور میں بھی انفرادیت اور افادیت کے ساتھ موجود ہے

سید نادر سیدین صاحب

مارشل آرٹ کی ابتدا

دنیا کے مورخ اس بات پر متفق ہیں کہ تامو (Tamo) جس کو بودھی دھرما (Bodhi Dhrma) بھی کہتے ہیں تقریباً 600 قبل مسیح میں چین میں تھا اور اس نے مارشل آرٹ کی بنیاد ڈالی جو مختلف ملکوں میں مختلف ناموں سے مشہور ہوا۔

اگر ہم چین کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو دیکھتے ہیں کہ یہ تاریخ تین بادشاہوں میں تقسیم کی گئی ہے۔ جس کو روایاتی بادشاہی (Traditional King) کہتے ہیں۔

شہنشاہ فوسی (Fosi) اس کا دور 2900 قبل مسیح سے 2800 قبل مسیح کا تھا اس دور میں جڑی بوٹیوں کے علم کو بہت فروغ حاصل ہوا۔ فوسی نے اس علم کو ملک کے طول و عرض میں پھیلایا۔ جڑی بوٹیوں کے ذریعہ مختلف بیماریوں کے کامیاب علاج کئے گئے۔

شہنشاہ شین سنگ کا زمانہ 2800 قبل مسیح سے 2700 قبل مسیح کا ہے۔ اس شہنشاہ نے ان جڑی بوٹیوں کو 2737 اقسام میں تقسیم کیا اور ہر قسم کی الگ الگ تفصیل مہیا کی۔

شہنشاہ ہوانگ تی (Huangte) اس کا زمانہ 2700 قبل مسیح سے 2600 قبل مسیح کا ہے۔ اس کو دریائے زرد کا عظیم شہنشاہ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے اس نے لوگوں کو دور دراز تک کے علاقوں میں بھیجا تا کہ وہ جڑی بوٹیوں کی معلومات دوسرے ملکوں تک پہنچائیں۔

ان تینوں شہنشاہوں کے دور میں کاشتکاری، ماہی گیری، شکار، میڈیکل سائنس، تجارت اور زبانوں کے شعبوں کی بہت ترقی ہوئی اور باقاعدہ طور پر تعلیمی اداروں میں ان علوم کی سرپرستی کی گئی۔

ان اداروں میں جن علوم نے زیادہ شہرت اور مقبولیت حاصل کی وہ علم سپاہ گری تھا۔ بنیادی طور پر چینی، کورین اور جاپانی اقوام لڑاکا ہیں۔ اور لڑنے کے فنون میں ماہر ہیں۔ جس طرح تینوں شہنشاہوں نے مندرجہ بالا شعبوں میں ترقی کی اسی طرح لڑنے کے فن میں بھی نئے نئے طریقے ایجاد ہوئے۔ جس کی وجہ سے لڑنے کے فن نے ان کے ماحول میں کافی ترقی حاصل کی۔

گوتی (GOTI)

2600 قبل مسیح میں چین کے شمال کے ایک جاگیردار جس کا نام 'چی ہے یو' تھا نے اپنی تفریح کیلئے ایک خونی کھیل GOTI کی بنیاد رکھی۔ بنیادی طور پر چینی قوم ظالم اور تشدد پسند قوم تھی۔ اور اپنے دشمنوں کو اذیت دے کر مارنا ان کا من پسند کھیل تھا۔ اسی وجہ سے آئے دن نت نئے خونی کھیل عمل میں آتے تھے۔ GOTI بھی ان میں سے ایک تھا۔ جو تقریباً رومن دور کے Gladiator کی طرز پر تھا۔ اس کھیل میں قیدیوں کو کہا جاتا کہ اپنے سروں پر سنگ رکھ لیں اور سنگوں کی مدد سے اس وقت تک لڑتے رہیں جب تک ایک حریف مر نہ جائے آہستہ آہستہ GOTI میں تبدیلی کا آغاز شروع ہوا۔ 700 قبل مسیح میں یہ مارشل آرٹ کی شکل اختیار کر گیا اور اس کا نام بدل کر MsiChihyu اور Goti کا نام Chioti رکھ دیا گیا۔ زمانے کے بدلنے کے ساتھ ساتھ اس کی تکنیک میں بھی تبدیلی آنی شروع ہوئی۔

شانگ پن خاندان کے دور کا آغاز 1122 قبل مسیح ہوا۔ اور پہلی دفعہ اس دور میں برونز کی تلواریں بنائی گئیں۔ دھات کا استعمال اس وقت چینی تہذیب میں شروع ہو چکا تھا۔ اس دور سے پہلے پتھر کی تلواریں استعمال ہوتی تھیں۔

چو خاندان (1192 ق م تا 256 ق م)

چو خاندان کے حملوں کے اثرات چینی ثقافت اور ماحول پر بہت زیادہ پڑے یعنی چو جاگیرداروں Chou Feudalism کا دور ایسا دور تھا جو پوری جاگیرداری کا تھا۔ اس دور میں جاگیرداری میں قدامت پائی جاتی تھی۔ آہستہ آہستہ نیم خانہ بدوشی شروع ہوئی جس کی وجہ سے آبادیاں منتقل ہوتی چلی گئیں۔ حکمران طبقہ کا وجود عمل میں آیا۔ فوج کا قیام منظم ہوا اور فوجی تربیت میں مارشل آرٹ کو اہم مقام حاصل ہوا۔

500 قبل مسیح میں کاؤ (Kao) کا حکمران وان بادشاہ بنا تو اس نے جنگ اور جسمانی ورزشوں کو بہت شہرت دی خاص طور سے تلوار بازی اور جسمانی لڑائی کو اس دور میں مقبولیت حاصل ہوئی۔ اس نے تین ہزار شمشیر زنوں کو اپنے پاس جمع کیا ان کی ڈیوٹی یہ تھی کہ دن رات وہ آپس میں مقابلے کرتے رہتے تھے۔

یہ عمل تین سال تک جاری رہا اس دور میں پہلی دفعہ مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی شامل کیا گیا۔ پہلی عورت شمشیر زن یونو (Yuenu) تھی۔ اس کو بادشاہ کوچیان (Kouchian) نے اپنے درباریوں میں شامل کر لیا۔

400 قبل مسیح میں دو بدو لڑائی Hand Fighting وجود میں آئی اس کو مقبول کرنے میں سرفہرست شخصیت لاؤ زے تی چنگ (Lao Ze Ti Chung) تھی۔ اس شخص نے لڑائیوں میں سانس لینے کے طریقے نفسیاتی اور جسمانی طریقوں کو شامل کیا، اس دور کے بعد 206 قبل مسیح میں ھن خاندان اقتدار میں آیا اس دور میں بدھ مت کا مذہب پورے چین میں مقبول ہو گیا تھا ہندوستان میں بدھ مت پہلے سے موجود تھا۔

وی خاندان (Wie Dynasty)

کی بنیاد 265 قبل مسیح تا 220 قبل مسیح تساؤ Tsao نے جو دندان ساز بھی تھا رکھی۔ اس کی شہرت کی سب سے بڑی وجہ دانتوں کے آپریشن اور دماغ کی رسولی کا آپریشن ہے جو صرف چین میں رائج تھا اس زمانے میں شو کے مغربی حصے میں 264 قبل مسیح۔ 221 قبل مسیح میں کوان یو (Kuan You) نے کنگ فو کی بنیاد رکھی اس وجہ سے دنیا بھر کے کنگ فو اسکولوں اور کلبوں میں کوان یو کی تصویر رکھی جانے لگی اس کو جنگ کا دیوتا بھی کہا جاتا تھا۔ اس دور میں Shaoulin Temple کی بنیاد پڑی۔ اس وجہ سے گوتم بدھ (بودھی دھرما) کو مارشل آرٹ کا بانی، تامو کو قدیم مارشل آرٹ کا بانی اور تامو کو اور کوان یو کو جدید مارشل آرٹ کا بانی کہا جاتا ہے۔

اس کے برعکس دریائے نیل کے کنارے Murah Painluig جو مقبروں اور اہرام مصر میں موجود ہیں اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ مصری لوگ خالی ہاتھ اور پاؤں سے لڑنے کا فن جانتے تھے اور باکسنگ بھی اسی میں شامل تھی یہ زمانہ 3000 قبل مسیح کا تھا اس طرح عراق میں اور Sumer کے مقام پر بھی اس طرح کی لڑائیاں رائج تھیں یہ زمانہ 3000 سے 2500 قبل مسیح کا ہے۔ پہلی سے ساتویں صدی تک کوریا تین سلطنتوں میں تقسیم تھا یعنی Kaguryo, Silla اور Baekye Silla ان سلطنتوں کے چوبیس بادشاہ Chin اور Heung کے دور حکومت میں لڑنے والوں کا ایک دستہ تیار کیا تھا جس کا نام Hiwa Ringdo رکھا گیا۔ یہ دستہ پوری سلطنت میں اپنی جنگی صلاحیتوں اور مہارت کی وجہ سے مشہور تھا۔ یہ زیادہ تر جنگلوں میں رہ کر مارشل آرٹ کی تربیت حاصل کرتا تھا۔ اس دستہ کے سب سے بڑے بھکشو (Monks) جس کا نام (Wong Kong) تھا۔ نے ان کو چھ بنیادی اصول سمجھائے تھے۔ جو درج ذیل ہیں:۔

1) اپنے بادشاہ سے وفادار رہو۔
2) اپنے والدین کے وفادار رہو۔
3) اپنے دوستوں میں نمایاں مقام حاصل کرو۔
4) جنگ میں پیٹھ نہ دکھاؤ۔
5) معاف کرو۔
6) اصل دشمن کا تعین کرو۔

یوگا

مارشل آرٹ کے کسی بھی اسٹائل کو لیں تو اس کی بنیادی ورزشیں یوگا پر مشتمل ہوتی ہیں۔ اسی وجہ سے مارشل آرٹ اور یوگا کے فلسفوں اور نظریاتی اصولوں میں بنیادی طور پر ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ یوگا کا تعلق ہندو مذہب اور کراٹے کا تعلق بدھ مذہب اور شو تہذیب و ثقافت سے ہے یوگا سنسکرت زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی ایک چیز کو دوسری چیز سے ملانے کے ہیں۔ یعنی جسم، روح اور دماغ کو ملایا جائے۔ یہ ہندو عقائد کے چھ فلسفوں میں سے ایک ہے۔ اور تاریخی اعتبار سے کم از کم اٹھارہ سو سال پہلے شروع ہوا۔ کچھ روایات میں حضرت عیسیٰؑ سے تین ہزار سال پہلے وجود میں آیا تھا۔ کیونکہ جو مختلف تاریخی کھدائیاں ہوئی ہیں ان میں جو کتبے، مہریں اور پتھر نکلے ان پر نقش یوگا کی مختلف ورزشیں صاف نظر آتی ہیں۔ وید کی وہ تحریریں ہیں جن پر مختلف اشارات کے ذریعہ یوگا کے بارے میں بیان کیا گیا ہے اس طرح تقریباً 600 قبل مسیح کی ہندو معاشرے کی دو بڑی نظمیں مشہور ہوئیں جن کا شہرہ آج بھی ہے جو رامائن اور مہا بھارت ہیں۔ ان نظموں کا لکھنے والا ویاس تھا۔ ان نظموں میں یوگا کا کئی جگہ ذکر تفصیل کے ساتھ موجود ہے ہندوؤں کی مقدس کتاب گیتا میں برہمنوں نے لکھا ہے۔ کہ عظیم کرشن نے بہادر سپاہیوں کو دعوت جنگ دی تھی اور کہا تھا کہ یوگا ضرور کرتے رہیں کرشن کا کہنا تھا کہ آزادی صرف جنگ کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اور ہر آدمی اپنی ڈیوٹی صحیح طور پر انجام دے گا اور ہمیشہ غلامی سے بچا رہے گا۔

راجہ یوگا

یوگا کی ایک اہم شکل راجہ یوگا ہے جو اپنے طور پر ایک مکمل یوگا ہے اس میں بے شمار اصول بتائے گئے ہیں ان کی بنیاد پتن چلی ہے۔ یہ تمام اصول قبل مسیح میں کم از کم تین سو سال پہلے تشکیل دیئے گئے تھے اور آج بھی یوگا میں انہیں اصولوں پر عمل ہوتا ہے۔ راجہ یوگا کے ذریعہ دماغ اور جسم میں ایک بہتر رابطہ رکھا جاتا ہے یعنی کراٹے کے انداز میں جسمانی ورزشوں کے ذریعہ دماغی سکون کو بھی برقرار رکھا جاتا ہے۔

یوگا کی شاخیں

یوگا کی مختلف شاخیں اور طریقے ہیں راجہ یوگا ہی دراصل ایک مکمل یوگا ہے جبکہ دوسری یوگا کی مشقوں میں

1۔ بھگتی یوگا (توجہ کو مرکوز کرنا)
2۔ کرما یوگا (کام کرنے کی یوگا)
3۔ جھانا یوگا (علم یوگا)

مگر یہ بہت مشکل یوگا ہے کیونکہ اس کے کرنے والے اپنے آپ کو فلسفہ کی تعلیم میں وقف کر دیتے ہیں۔

4-منترا یوگا (آوازوں کے ذریعہ مشق کرنا)

پتن چلی کے مطابق یوگا منترا میں آٹھ مشقیں بہت نمایاں ہیں۔ جس کے ذریعہ جسم دماغ اور روح کو سکون بخشا جاتا ہے اور اس کی وجہ سے اس شخص میں توازن پیدا ہو جاتا ہے اس کے مختلف مدارج ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں:-

1-یاماز
2-نیاماز
3-آساناز
4-پرانیاناز
5-پراتھیاراز
6-دھرنا
7-وھانا
8-سادھی

یاماز کو پانچ اصولوں کے تحت چلایا جاتا ہے۔ یعنی اپنی کم تر اور سفلی عادتوں کو ختم کرنا چوری نہ کرنا' تشدد نہ کرنا' دنیا سے دل نہ لگانا شامل ہیں۔

نیاماز کو بھی پانچ حصوں میں تقسیم کیا گیا یعنی خلوص' سچائی' قناعت' فلسفہ یوگا کا مطالعہ اور خدائے ذوالجلال کی شان کو سمجھنا اور اس پر کلی یقین رکھنا۔

آساناز اور پرانیاناز دراصل ایک ایسی مشق ہے جس میں اس کا کرنے والا اپنے اندر کے نظام روح اور سسٹم کو درست کرتا ہے۔

سمادھی توجہ کے ذریعہ ہی دھیان حاصل ہوتا ہے جسے (Meditation) بھی کہتے ہیں۔ جو آگے چل کر سمادھی کی شکل اختیار کر لیتا ہے اس کو ذہن کی اعلیٰ بیداری بھی کہا جا سکتا ہے۔

یوگا کا فلسفہ

1-مکمل آرام یا سکون جسم سے تناؤ یا بوجھ کا ہٹانا اس عمل کا حصہ ہے اور ورزش کے ذریعہ پورے بدن کی تھکن کو زائل کیا جا سکتا ہے یعنی بالکل ایسا ہی جیسے کہ پوری رات آرام کیا جائے تو ایک قسم کا سکون نصیب ہوتا ہے اس ورزش کے بارے میں چن فونا کوشی کہتا ہے کہ واقعی اس ورزش کے ذریعہ ہر کراٹے کا شاگرد زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اس کی افادیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس ورزش کے ذریعہ کھلاڑی میں پھرتی اور چالاکی آ جاتی ہے۔

2-صحیح ورزش اس ورزش کے ذریعہ سانس کی مشق بھی کی جاتی ہے جس سے جسم کے ہر عضو کی ورزش ہو جاتی ہے۔ جسم کا ہر پٹھا اپنی جگہ مضبوط ہو جاتا ہے انسان کے جسم میں ریڑھ کی ہڈی ایک بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ صحیح ورزش کے ذریعہ ریڑھ کی ہڈی مضبوط ہو جاتی ہے اور نظام دوران خون بھی اپنی جگہ صحیح کام کرنے لگتا ہے۔ کراٹے میں کاتا بھی ایک ذریعہ ہے اور اسی وجہ سے چن فونا کوشی جو عصر جدید کا ماہر مارشل آرٹ ہے۔ کاتا کو کراٹے کی جان کہتا ہے۔

3-سانس لینے کا صحیح طریقہ یہ دراصل سانس لینے کی ورزش ہے جو ہماری زندگی کے لئے بہت مفید ہے ماہرین کے مطابق اس ورزش کے ذریعہ اپنی زندگی کو بہتر طریقے پر گزارا جا سکتا ہے اور ایک کھلاڑی کی کم از کم آٹھ سال تک زندگی بڑھ سکتی ہے یوگا کے ذریعہ دماغی سکون قائم اور بدن کو قابو میں رکھا جا سکتا ہے۔

4-متوازن غذا جسمانی توانائی اور جسمانی بناوٹ میں اہم کردار ادا کرتی ہے اس لئے قدرتی خام غذا کا استعمال کرنا چاہئے اس کے ذریعہ بدن کم موٹا ہوتا ہے۔ اور غیر ضروری چربی جسم میں جمع نہیں ہونے پاتی۔

5-تعمیری فکر میڈیٹیشن کے ذریعہ منفی اور پراگندہ خیالات کو بآسانی ہٹایا جا سکتا ہے کراٹے کے کھیل میں ذہنی فلسفہ کو بہت اہمیت دی جاتی ہے کیونکہ اس میں میڈیٹیشن کو بنیادی مقام حاصل ہے۔

وضع یا حالت

یوگا کی تمام ورزشوں میں ایک مخصوص وقت' وضع یا حالت (The Posture) کا خاص خیال رکھا جاتا ہے دوسری ورزشوں کے برعکس یوگا کی ورزشوں میں گہرے سانس لئے جاتے ہیں اور ورزش آہستہ آہستہ کی جاتی ہے اور آنکھیں بند کر کے یہ عمل کیا جاتا ہے۔ اس ورزش میں جلد بازی نہیں ہوتی اور ٹھہراؤ ہوتا ہے اس وجہ سے اس میں خود اعتمادی جامعیت اور توجہ کا عنصر بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ اس کا نمایاں ثبوت یہ ہے کہ یوگا کی ورزش کے بعد ایک سکون اور آرام ملتا ہے۔ اسی وجہ سے ہر یوگا کی ورزش میں ایک خاص قسم کی تکنیک استعمال کی جاتی ہے۔ یعنی یہ طے کرنا ہوتا ہے کہ اس عمل کو کہاں سے شروع کیا جائے اور کہاں اسے ختم کیا جائے اس میں سانس لینے کا عمل بھی ایک خاص نوعیت کا ہوتا ہے مثلاً ایک منٹ میں صرف چھ بار سانس لیا جائے اور زبان کو منہ کے اندرونی حصہ کی چھت (اوپری حصہ) سے لگایا جائے۔

آساناس (Asanas)

اس کے ذریعہ جسم کے تمام اعضاء متاثر ہوتے ہیں یعنی جسم میں پھرتی اور لچک پیدا ہو جاتی ہے جسم کے جوڑ' غدود' ریڑھ کی ہڈی اور اندرونی اعضاء میں ایک نئی توانائی پیدا ہو جاتی ہے جیسے جیسے ورزشوں کو بڑھاتے جائیں گے جسم میں بہت زیادہ توانائی اور چستی پیدا ہو جائے گی یہ نظریہ کراٹے میں (کی) تائیکوانڈو میں ''کی اپ'' اور کنگ فو میں ''چی'' کہلاتا ہے۔ سانس لینے کے صحیح طریقے کو پرے نیاما (Pranyama) کہتے ہیں۔ اگر بغور جائزہ لیا جائے تو یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ آساناس اور پرینیاما کے ذریعہ اعصابی نظام کو بہت زیادہ طاقت ملتی ہے یہ سب کراٹے کی ورزش اور تکنیک کا کمال ہے Taeguek کاتا اور ابوکی (Ibuki) کی مدد سے سانس لینے کی تکنیک سے جسم میں بھرپور طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔

یوگا کی ورزش کے اصول

1-سب سے پہلے ورزش کی جگہ کا انتخاب کرنا ہے یعنی یہ ضروری ہے کہ جگہ ہموار اور مسطح ہو۔

2-ورزش روزانہ ہونی چاہئے اور وقت کم ہو یعنی 20 سے 30 منٹ تک۔

3-ورزش کی جگہ ہنگاموں اور شور سے دور ہونی چاہئے۔

4-ورزش کا مناسب وقت علی الصبح یا شام ہو یوگا کی ورزشوں کیلئے ضروری ہوتا ہے کہ بعد میں ایک گھنٹہ کا آرام مل سکے۔

5-یوگا اور کراٹے کی ورزشوں کیلئے ضروری ہوتا ہے کہ ورزش سے ایک گھنٹہ پہلے کھانا کھا لیا جائے۔

6-لباس ڈھیلا اور آرام دہ ہونا چاہئے۔

کاتا (Kata)

یہ کورین اور جاپانی اصطلاح ہے جس کے معنی تصوراتی جنگ یا خیالی جنگ یا بغیر کسی حریف کے بالکل اس طرح عمل کرنا جیسے کوئی حریف سامنے موجود ہو۔ خیالی حریف کی حرکتوں کے پیش نظر ہاتھوں اور پیروں کا استعمال حملے اور دفاع کی غرض سے کرنا آگے پیچھے ہٹنا' جھکنا' اچھلنا غرض وہ تمام ضروری عمل جو کہ حقیقت میں ممکن ہو سکتے ہیں کئے جاتے ہیں اس طریقے کی وجہ سے آپ کے ذہن اور جسم کی صلاحیتوں کو پروان چڑھایا جاتا ہے۔ اس طرح دماغ اور جسم کے درمیان ایک ہم آہنگی ایک تعلق یا رابطہ قائم کرنا ہوتا ہے۔

کاتا کا ارتقاء

کاتا کے ارتقاء کے سلسلے میں جو معلومات مورخوں کی مدد سے ہم تک پہنچی ہیں ان کو ترتیب دیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ اس وقت ایجاد ہوا جب بدھی دھرما ہندوستان سے خود یا ان کا کوئی شاگرد (کئی مورخوں کی مشترکہ رائے میں تامو کے بارے میں ہے) ہجرت کر کے چین کے ایک قصبہ ھونان (Honan) میں قیام پذیر ہوا وہاں پر ان کی سخت قسم کی ورزشوں سے راہب چکرا کر گر پڑتے تھے تو انہوں نے کاتا طرز کی تربیت دینی شروع کر دی کیونکہ ذہنی تربیت کے ساتھ ساتھ بدھی دھرما کی تعلیم میں جسمانی عمل کو بھی دخل تھا جس کی وجہ سے دونوں میں رابطہ خود بخود بن گیا تھا اور کاتا کا وجود عمل میں آیا۔

مارشل آرٹ کے سٹائل

بدھی دھرما کے متعلق بے شمار کہانیاں ہیں جن میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ بدھی دھرما کے بارے میں ایک روایت ہے کہ ٹیکسلا کی جولیاں یونیورسٹی میں بدھ مت کی تعلیمات کے علاوہ ان بھکشیوں (راھبوں) کو سانس روکنے' جسمانی دماغی اور دفاعی چاروں قسم کی ورزشوں سے روشناس کروایا جاتا تھا۔ یہ قدم بدھی دھرما نے شاولین راہبوں کی سست حالت اور مراقبہ نہ کرنے کی اہلیت کو محسوس کر کے اٹھایا تھا ان ورزشوں کا علم ابھی تک نہ ہو سکا تھا مگر عام روایت یہ ہے کہ بدھی دھرما کا تعلق ہندوستان کے شاہی خاندان سے تھا۔ اور اس وجہ سے وہ اس ہندوستانی فنون حرب سے بخوبی واقف تھے۔ اور انہی فنون کی وجہ سے شاہی خاندان اپنے اعزازات کا تحفظ کرتے تھے۔ اس کے علاوہ اس دور میں یوگا کا فن بھی عام تھا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ راہبوں کی جو مشقیں کرائی جاتی تھیں وہ مارشل آرٹ اور یوگا پر مشتمل تھیں اور اس سے مشابہت رکھتی تھیں۔ کیونکہ ہم تک جو مارشل آرٹ کی تاریخ پہنچی ہے وہ گوتم بدھ کے مجسمے ہیں یا وہ تصویریں ہیں جن کو جب ترتیب دیا گیا تو ایک مکمل مارشل آرٹ کا فن وجود میں آیا جو موجودہ دور میں رائج ہے۔ یا یہ کہنا بہتر ہو گا کہ یہ وہ علم ہے جو مارشل آرٹ کی ابتدائی تعلیم تھی اور ان کی تکنیک میں ہر دور میں اضافہ ہوتا گیا۔

شاولین ٹیمپل اس کو مارشل آرٹ کی ابتدائی ٹریننگ سنٹر کی حیثیت حاصل ہے۔ جس کی بنیاد تقریباً 529ق م میں رکھی گئی۔ ایک روایت کے مطابق یہ چین کے راہبوں کی عبادت گاہ تھی۔ بدھی دھرما سے جن چینی راہبوں نے مارشل آرٹ کی تربیت حاصل کی تھی انہوں نے یہاں آ کر دوسروں کو بدھ مت کی تعلیمات کے ساتھ ساتھ مارشل آرٹ کی ٹریننگ دینا شروع کی۔ جس طرح مشرقی مارشل آرٹ کی ابتدائی ارتقاء اور پھیلاؤ میں بہت تبدیلی واقع ہوئی اسی طرح شاولین ٹیمپل میں بھی بہت تبدیلیاں واقع ہوئیں۔ درحقیقت اولین خانقاہ ایک پہاڑی پر واقع تھی جسے اطراف سے صنوبر کے درختوں نے گھیر رکھا تھا۔ اس لئے اس کا نام ساولین (جوان جنگل) پڑ گیا۔ جس میں کئی مندر تھے۔ جن کے نام شاولین ہی تھے اور سب کا یہ دعویٰ تھا کہ وہی اصل شاولین ٹیمپل ہیں۔ جہاں بدھی دھرما بھارت سے آئے تھے۔ سب سے مقبول روایت کے مطابق اصل شاولین ٹیمپل Zensshah سے ستر کلومیٹر دور صوبہ مغربی نہاں Sunssnan کے پہاڑوں میں واقع ہے۔ شاولین ٹمپل کے بارے میں مشہور ہے کہ 377ء میں شہنشاہ وائی نے بنوایا اور کچھ کے خیال کے مطابق 495ء میں تعمیر ہوا مگر اکثر روایات اور شاولین ٹیمپل میں گوتم بدھ مجسموں کی موجودگی بتاتی ہے کہ یہ بدھی دھرما نے تعمیر کروایا تھا یا پھر ان سے پہلے موجود تھا اور بدھی دھرما اپنی آمد پر اپنی مشقوں کے لئے اس عمارت کو استعمال میں لائے اور پہلی مارشل آرٹ کی مکمل درسگاہ کی بنیاد رکھی۔

روایت کے مطابق 1900 سالوں میں شاولین ٹیمپل تین مرتبہ تباہ ہوا۔ 1736ء میں شہنشاہ منچو (Mancho) نے باغی چینیوں کی مدد سے مندر کو جلا دیا اور سوائے پانچ راہبوں کے جنہوں نے چھپ کر جان بچائی باقی تمام کو سزائے موت دے دی یہی وہ پانچ راہب تھے جنہوں نے مارشل آرٹ کو بعد میں دنیا سے روشناس کروایا۔

بلیک بیلٹ (Black Belt)

مارشل آرٹ مشرق کا ایک قدیم فن ہے۔ خالی ہاتھ پاؤں سے دفاع کرنا اور حملہ آور کو زیر کرنے کا یہ فن ایک تاریخی سفر طے کرتا ہوا مشرق بعید اور برصغیر پاک و ہند کے مختلف ممالک میں مختلف انداز اور سٹائل سے ہوتے ہوئے جدید دور میں اپنی بھرپور انفرادیت اور افادیت کے ساتھ موجود ہے۔ اس کا سفر جاری و ساری ہے۔

★ قدیم بدھ بھکشوں نے اس فن کو ڈاکوؤں، لٹیروں اور جانوروں سے دفاع کیلئے ایجاد کیا تھا- بدھ مت کے ماننے والے اپنے پاس کسی قسم کا ہتھیار نہیں رکھتے تھے- یا پھر ممانعت تھی ہتھیار والی بات تو طے ہے لیکن جہاں تک لباس کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں اس دور کے مروجہ لباس کے ساتھ ہی آدمی خالی ہاتھ مقابلہ کرتا تھا اور پھر یہ فن مختلف ممالک میں مختلف انداز اور اس ملک کے لوگوں کے روایتی لباس کے ساتھ پروان چڑھا-

یہ جاننا ضروری ہے کہ بلیک بیلٹ کیا ہے اور مارشل آرٹ میں لباس کی کیا اہمیت ہے- بلیک بیلٹ کی تاریخ زیادہ پرانی نہیں ہے صرف 112 برس گزرے ہیں- مارشل آرٹ کے ایک سٹائل جوڈو کے بانی ڈاکٹر جیگاڈو کانو نے اس کھیل کی انفرادیت کو برقرار رکھنے کیلئے کھلاڑیوں کی صلاحیتوں اور کارکردگی کی بنیاد پر درجہ بندی کی تھی اور بلیک بیلٹ کو ایک سند اور اعزاز کے طور پر عطاء کرنے کا سلسلہ 1882ء میں جاپان میں شروع کیا' بلیک بیلٹ کو فارغ التحصیل طالب علم کی سند کہا جا سکتا ہے ایک ماہرفن کو یہ اعزاز ایک طرح کی آخری ڈگری ہے اور جب آخری کی بات ہے تو پھر پرائمری یا ابتدائی سطح سے سلسلہ چلتے چلتے آخری سطح پر پہنچتا ہے اس لئے بلیک بیلٹ تک پہنچنے کے لئے مختلف رنگوں کی بیلٹ حاصل کرنا ضروری تھا-

کراٹے میں یہ امتیازی نشان اور درجہ بندی 1950ء سے شروع ہوئی اور اس کے بعد مارشل آرٹ کے دوسرے اسٹائیلز کے ماہرین اور تنظیموں نے اپنی انفرادیت اور شناخت کے لئے 1960ء سے بلیک بیلٹ کا سلسلہ شروع کر دیا جو کہ اب مارشل آرٹ کی دنیا میں مقبول ہے- بیلٹ کی تقسیم کا سلسلہ وائٹ بیلٹ سے بلیک بیلٹ تک ہے- اب مختلف سٹائل کے شاگردوں میں مختلف انداز اور مختلف معیار تعلیم کی بنیاد پر جاری ہے- ایک اسٹائل کا بلیک بیلٹر یا ماہر دوسرے اسٹائل میں اس معیار کا ماہر نہیں سمجھا جا سکتا جس طرح فزکس' کیمسٹری یا تاریخ اور جغرافیہ کا سند یافتہ صرف اپنے ہی علم کا ماہر ہوتا ہے- مارشل آرٹ میں بھی اس فن کی درجہ بندی کر دی گئی ہے- یا حد بندی کہہ سکتے ہیں- کیونکہ اس فن کے بھی بے شمار اسٹائیلز وجود میں آ گئے ہیں- ہر ایک کا نصاب' لباس' کتب اور ماہرین الگ الگ ہیں- ویسے بھی Specialisation کا دور ہے اس وجہ سے مارشل آرٹ کے ہر اسٹائل کے ماہرین الگ الگ ہیں- مارشل آرٹ کے ہر اسٹائل کی چھ (6) سے سات (7) بیلٹس ہیں- صرف رنگ کا فرق ہے جو مندرجہ ذیل ہیں-

☆ سفید ☆ پیلی ☆ ہری ☆ نیلی ☆ براؤن ☆ سرخ ☆ جامنی اور ☆ کالی ان بیلٹوں کی رنگوں کے حساب سے اہمیت اور مطلب ہیں

رہا سوال لباس اور یونیفارم کا تو زمانہ قدیم جہاں جہاں جس جس ملک میں فن تھا وہاں کا اپنا اپنا روایتی لباس یا یونیفارم ہوتا تھا' لباس بھی انفرادیت اور حیثیت کا آئینہ دار ہوتا یعنی امراء کا لباس الگ اور عام آدمی کا لباس الگ تھا- بہر حال عام آدمی کے لباس کو جاپانی میں کی منو (Kimno) اور کورین میں ٹوبیک (Tobak) کہا جاتا تھا-

ریت' رواج آسانی سے نہیں بدلے جا سکتے بہر حال لباس کے رنگ مختلف اسٹائلز کے ساتھ ساتھ بدلتے رہے اور یہ سلسلہ جاری ہے لیکن بلیک بیلٹ مارشل آرٹ کی دنیا کا ایک مقبول ترین اعزاز ہے جو کہ آرٹسٹ کی سالہا سال کی محنت' تربیت اور صلاحیتوں کا ثمر ہے- اور ہر مارشل آرٹسٹ کی منزل اور مراد بھی ہے-

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں-

سانحہ ارتحال

مکرم افتخار احمد شفیق صاحب ابن مکرم داؤد احمد صابر صاحب رحمٰن کالونی ربوہ لکھتے ہیں میری اہلیہ محترمہ نزہت افتخار صاحبہ مورخہ 22 جولائی 2002ء کو مریم میڈیکل سنٹر میں رسولی کے آپریشن کے بعد بعمر 22 سال وفات پا گئیں ان کا جنازہ محترم عبدالرشید طاہر صاحب مربی سلسلہ و صدر حلقہ رحمٰن کالونی نے بیت الاحد رحمٰن کالونی ربوہ میں پڑھایا اور قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر محترم عبداللطیف بٹ صاحب نے دعا کروائی- موصوفہ مکرم قریشی عبدالحمید صاحب نارنگ منڈی شیخوپورہ کی بیٹی تھیں مرحومہ نے دو بچے مکرم جاحظ احمد بعمر پونے تین سال اور بیٹی مکرمہ دانیہ افتخار بعمر سوا سال اپنی یادگار چھوڑی ہیں- دونوں بچے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ محض اپنا فضل فرماتے ہوئے ان معصوم بچوں کی پرورش کے سامان پیدا کرے خود ان کا حافظ و مددگار ہو اور اہلیہ محترمہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما کر ان کی بخشش فرمائے اور ہم سب لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے-

تقریب نکاح و شادی

☆ مکرم بشیرالدین عباسی صاحب نائب ناظم انصاراللہ ضلع کراچی تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 21 جولائی 2002ء بروز اتوار بعد نماز عشاء خاکسار کی بیٹی مکرمہ صالحہ بشریٰ عباسی صاحبہ کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی- اس کا نکاح ہمراہ مکرم کمال ذیانی ابن مکرم محمد ذیانی آف کاسل جرمنی مکرم مظہر اقبال صاحب مربی سلسلہ نے احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا تھا- تقریب رخصتانہ پر مکرم عبدالرشید ساٹری صاحب نائب ناظم ضلع و نگران مجالس انصاراللہ ضلع کراچی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کروائی- اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے-

ولادت

مکرم راجہ فاضل احمد صاحب سیکرٹری وقف نو ربوہ لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے میرے منجھلے بیٹے مکرم راجہ منصور احمد صاحب ایم فل مقیم برمنگھم کو مورخہ 13 جولائی 2002ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے- جس کا نام حضور اقدس نے ''فہد مغفور احمد'' عطا فرمایا ہے- نومولود مکرم محمد سلیم صاحب آنریری مجسٹریٹ و صدر حلقہ Limington کا نواسہ ہے- اللہ تعالیٰ بچے کو درازعمر' خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے- آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد امین صاحب کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے تایا زاد بھائی مکرم محمد لطیف صاحب ڈرائیور ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب مرحوم دارالعلوم غربی حلقہ ثناء بعمر 33 سال مورخہ 28 جولائی 2002ء کو ایک حادثہ کے نتیجہ میں انتقال کر گئے- ایک نامعلوم شخص نے ٹیکسی کرایہ پر لی اور بعدازاں فیصل آباد جڑانوالہ روڈ پر شہر سے باہر لے کر جا کر ٹیکسی چھیننے کی غرض سے ان پر تین فائر کئے جس کی وجہ سے وہ موقع پر ہی فوت ہو گئے- اگلے روز مورخہ 29 جولائی 2002ء کو میت فیصل آباد سے ربوہ پہنچی اور بعد از نماز ظہر بیت المہدی میں مکرم نسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا' قبرستان عام میں تدفین ہوئی اور مکرم نسیم احمد مربی سلسلہ نے ہی دعا کروائی مرحوم نے بیوہ کے علاوہ والدہ صاحبہ' تین بھائی اور تین بہنیں سوگوار چھوڑی ہیں احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ مرحوم کے جملہ پسماندگان کے لئے صبر کی دعا کریں اور مرحوم کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے-

ضرورت اساتذہ

نصرت جہاں اکیڈمی وانٹر کالج میں درج ذیل مضامین پڑھانے کیلئے اساتذہ کی ضرورت ہے- خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں صدر صاحب حلقہ کی تصدیق سے بنام چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن لکھ کر خاکسار کو بھجوا دیں- درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ 15- اگست ہے-

کمپیوٹر سائنس لیکچرار تعلیمی قابلیت ایم سی ایس
پاکستان سٹڈیز او لیول تعلیمی قابلیت ایم-اے
میتھ میٹکس تعلیمی قابلیت ایم ایس سی

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

ولادت

مکرم منور احمد صاحب دفتر اطفال الاحمدیہ پاکستان ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بڑے بھائی مکرم عبدالقدیر صاحب حال جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 25 جون 2002ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے- بچی کا نام ''ثمن قدیر'' تجویز ہوا ہے- بچی مکرم ماسٹر محمد بشیر صاحب سابق صدر دارالعلوم جنوبی ربوہ کی پوتی اور مکرم مرزا لطیف احمد صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی نواسی ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادمہ دین بنائے اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک ثابت ہو- آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ملک عمر وسیم صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ لکھتے ہیں کہ ان کی نانی جان محترمہ امتہ الحبیب صاحبہ المعروف (اماں جی) اہلیہ مکرم قریشی حکیم فیروزالدین صاحب آف قادیان بعمر 95 سال مورخہ 3- اگست 2002ء بروز ہفتہ وفات پا گئیں- آپ لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی تھیں- آپ مکرم راجہ محمد یعقوب خان صاحب دارالصدر شرقی ربوہ کی خوشدامنہ تھیں- مورخہ 4 اگست کو بعد نماز فجر بیت النصرت دارالرحمت وسطی میں نماز جنازہ ادا کی گئی جس کے بعد موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی- تدفین کے بعد مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب نے دعا کروائی- مرحومہ نہایت عبادت گزار' دعا گو اور بزرگ خاتون تھیں- خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین مقام عطا فرمائے اور آپ کی اولاد اور خاندان کو آپ کی نیک خصوصیات کا وارث بنائے- آمین

WABENG

وقار اینڈ برادرز انجینئرنگ ورکس

سپیشلسٹ: کاربائیڈ ڈائیز، کاربائیڈ پارٹس اینڈ ٹولز

معیار اپنایئے - وقت بچایئے

مینوفیکچرر، انجینئرنگ فیلڈ نیز جیولری ٹولز اور پارٹس تیار کرنے والے

دکان نمبر 4، شاہین مارکیٹ، مدنی روڈ، نیو دھرم پورہ مصطفیٰ آباد، لاہور فون: 9428050 -0300

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ جمعہ	9-اگست	زوال آفتاب	:	1-14
☆ جمعہ	9-اگست	غروب آفتاب	:	8-01
☆ ہفتہ	10-اگست	طلوع فجر	:	4-57
☆ ہفتہ	10-اگست	طلوع آفتاب	:	6-27

یورپی یونین کو چیف الیکشن کمشنر کی یقین دہانی

چیف الیکشن کمشنر ارشاد حسن خان نے یورپی یونین کے مبصرین کے وفد کو یقین دلایا ہے کہ آئندہ انتخابات منصفانہ، آزادانہ اور غیر جانبدارانہ انداز میں ہونگے۔ یورپی یونین کا وفد الیکشن کمیشن آف پاکستان کے دورے پر آیا تھا۔

جونیئر جج ترقی کیلئے اب انتظامیہ کی خوشامد کرینگے

لاہور ہائی کورٹ کے سینئر جج مسٹر جسٹس میاں نذیر اختر نے کہا ہے کہ وہ ججوں کے سنیارٹی کے کیس میں سوالی بن کر عدالت عظمیٰ میں گئے تھے اور ملک کے دیانتدار سابق چیف جسٹس ہائی کورٹ کے ایم اے صمدانی کو انہوں نے اپنا وکیل مقرر کیا تھا مگر سپریم کورٹ نے انتہائی بے رخی کے ساتھ ان کو بحث کرنے کا موقع نہ دیا اور یہ اصول بھی پیش نظر نہ رکھا گیا کہ انصاف صرف کیا نہیں جانا چاہئے بلکہ ہوتا ہوا بھی نظر آنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ججوں کی سنیارٹی کے بارے میں سپریم کورٹ کے فیصلہ نے عدلیہ میں جمپنگ کلچر کو فروغ دیا ہے۔ اس فیصلہ کے باعث ججوں میں ایک دوسرے کا احترام ختم ہو جائے گا۔ جبکہ جونیئر جج ترقی حاصل کرنے کیلئے انتظامیہ کی خوشامد کرینگے جو عدلیہ کے لئے انتہائی خطرناک ہے۔

بے نظیر نے ایک ماہ کے اندر وطن واپسی کا اعلان کر دیا

بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ وہ انتخابات میں حصہ لینے کیلئے ایک ماہ کے اندر وطن واپس پہنچ جائیں گی۔ اے ایف پی کو لندن میں ٹیلی فون پر انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا پابندیوں کے باوجود میرا انتخاب لڑنے کا منصوبہ ہے۔ میں اپنے کاغذات نامزدگی وقت پر جمع کراؤں گی اور جلد وطن واپس پہنچوں گی۔

شریف خاندان رضا کارانہ پاکستان سے گیا ہے

صدر کے پریس سیکرٹری اور آئی ایس پی آر کے ڈائریکٹر جنرل میجر جنرل راشد قریشی نے کہا ہے کہ شریف خاندان رضا کارانہ طور پر پاکستان سے گیا ہے اور وہ شہباز شریف سمیت دس سال تک پاکستان واپس نہیں آسکتے۔

اسلام کا قلعہ سازشوں میں گھر چکا ہے

صوبائی سیکرٹری اطلاعات سید شوکت علی شاہ نے کہا ہے کہ پاکستان اسلام کا قلعہ ہے اور اسلام کا یہ قلعہ سازشوں میں گھر چکا ہے۔ ہندو اور یہودیوں نے اس کے خلاف گٹھ جوڑ کر لیا ہے۔ اس وقت ضرورت ہے کہ قوم یکجان ہو کر اور یک زبان ہو کر ان سازشوں کا مقابلہ کرے۔

یورپی یونین کا الیکشن پر اظہار اطمینان

یورپی یونین نے امید ظاہر کی ہے کہ پاکستان میں الیکشن دھاندلی سے پاک اور غیر جانبدارانہ ہونگے۔ یورپی یونین کے تھرڈ جنریشن معاہدے کا پہلا آرٹیکل پاکستان کے خلاف استعمال نہیں کرنا پڑے گا۔ جس کے تحت عام انتخابات میں دھاندلی کرنے والی حکومت کے خلاف یورپی یونین اقتصادی پابندیاں عائد کرنے کی پابند ہے۔ یہ بات یورپی یونین کے وفد کے سربراہ جان کشھبان نے پاکستان کے دورے کے موقع پر کہی۔

پاکستان اپنا سیٹلائٹ تیار کریگا وفاقی وزیر

سائنس و ٹیکنالوجی ڈاکٹر عطاء الرحمٰن نے کہا ہے کہ پاکستان اپنا سیٹلائٹ تیار کرے گا اس سلسلہ میں یورپی کمپنیوں سے اشتراک کیا جاسکتا ہے کیونکہ روس اور چین کی سیٹلائٹ ٹیکنالوجی اعلیٰ معیار کی نہیں ہے اور ہم نشریات کی مارکیٹنگ اپنے طور پر کریں گے۔ انہوں نے یہ بات ہیوز کے صدر ڈان گونزلے کے اعزاز میں دیئے گئے عشائیہ میں صحافیوں سے باتیں کرتے ہوئے کہی۔

پانچ سال کے دوران بجلی کی قیمتوں میں 42 فیصد اضافہ

پانچ سال کے دوران بجلی قیمتوں میں 42 فیصد اضافہ ہوا جس سے بجلی کی فی یونٹ قیمت 2.12 روپے تک بڑھ گئی ہے۔ اس دوران بجلی کی قیمت میں 13 مرتبہ اضافہ ہوا۔ قیمت میں سب سے زیادہ اضافہ سال 2001ء میں 42 پیسے فی یونٹ ہوا۔ 50 یونٹ تک بجلی استعمال کرنے والے صارفین کیلئے بجلی کی قیمت 35 پیسے فی یونٹ بڑھی۔ 100 یونٹ استعمال کرنے والوں کیلئے 1.06 روپے 300 یونٹ تک بجلی استعمال کرنے والوں کیلئے 1.34 روپے 1000 یونٹ تک استعمال کرنے والوں کیلئے 1.82 روپے اور ایک ہزار سے زائد یونٹ تک بجلی استعمال کرنے والوں کیلئے 2.12 روپے فی یونٹ بڑھ گئی۔

عراق پر حملہ کی مخالفت

کویت نے بھی عراق کے خلاف امریکی ممکنہ حملے کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ حملہ سے پورا خطہ متاثر ہوگا۔ کویتی نائب وزیر خارجہ نے کہا کہ امریکہ نے عراق پر ممکنہ حملہ سے متعلق ابھی تک کوئی اطلاعات نہیں مانگیں نہ ہی عراق پر حملے کی تاریخ کے بارے میں مطلع کیا ہے۔

گلشن احمد نرسری میں موجود سہولت

1- گھروں میں خوبصورت لان بنانے کیلئے بہترین قسم کا گھاس اور خوبصورت پودے۔
2- گھروں میں لان میں کام کرنے کیلئے تجربہ کار مالی
3- گھروں میں مکھی مچھر اور کیڑے کوڑے کے خاتمہ کیلئے
4- پودوں میں ڈالنے کیلئے دیمک کی دوائی۔ ان تمام امور کیلئے گلشن احمد نرسری 213306 سے رابطہ کریں۔
(انچارج گلشن احمد نرسری)

بین الاقوامی ہومیوپیتھک معالجین کی رائے میں بی ایم کی فسٹ ایڈ ہومیوپیتھک میڈیسن کٹ کی موجودگی

70% ڈاکٹر آپ کے گھر میں موجود ہونے کے مترادف ہے (پروفیسر ڈاکٹر ٹریور کوک، برطانیہ)

پاکستان کے لیے یہ بات باعث مسرت ہے کہ یہاں ہومیوپیتھک ادویہ سازی میں بی ایم ایک ایسا ادارہ موجود ہے جو بین الاقوامی کوالٹی سرٹیفکیشن حاصل کر چکا ہے۔ اس ادارے کا ایک اور بین الاقوامی کارنامہ ہومیوپیتھک ادویات پر مشتمل فسٹ ایڈ ہومیوپیتھک میڈیسن کٹ کا متعارف کروانا ہے۔ اس فسٹ ایڈ کٹ کو نا صرف ملک پاکستان بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی سراہا گیا۔ دُنیا کے نامور ہومیوپیتھک معالجین کا کہنا ہے کہ "بی ایم فسٹ ایڈ ہومیوپیتھک میڈیسن کٹ کی موجودگی کا مطلب 70% ڈاکٹر ہر وقت آپ کے ساتھ اور پاس موجود ہے" ایشیا، یورپ، امریکہ اور کینیڈا کے ہومیوپیتھک معالجین نے اس فسٹ ایڈ کٹ کی افادیت کو دیکھتے ہوئے کہا ہے کہ گھر، سکول، کالجز، لائبریری، پرائیویٹ و سرکاری دفاتر، سکول وین، ذاتی گاڑی، فیکٹری اور کوئی بھی ایسی جگہ جہاں آپ ضروری سمجھیں، اس فسٹ ایڈ کٹ کا رکھنا یقیناً فائدہ مند ہے۔ ادارہ بی ایم یقیناً اس عظیم کارنامے پر مبارکباد کا مستحق ہے۔ ملکی اور غیر ملکی سطح پر ہومیوپیتھک شعبہ سے منسلک شخصیات نے اس فسٹ ایڈ باکس کی پریزنٹیشن کو بے حد مؤثر قرار دیا ہے کیونکہ اس فسٹ ایڈ باکس میں دی گئی ادویات سے متعلق معلوماتی لٹریچر کو 19 زبانوں میں عام فہم الفاظ سے ساتھ منتقل کیا گیا ہے۔ جس کے باعث اسے دُنیا کے بیشتر ممالک میں بے حد پذیرائی ملی۔ اس فسٹ ایڈ باکس میں نوزائیدہ بچے سے لے کر بڑھاپے کے عوارض تک، بچوں، نوجوانوں، بچیوں، عورتوں، مردوں، حتیٰ کہ ہر مرد وزن اور عمر کے لیے قدرتی اجزاء پر مشتمل مضر اثرات سے پاک نسخہ کیمیا موجود ہیں، جواب پاکستان میں بھی انتہائی ارزاں قیمت پر متعارف کروایا جا رہا ہے۔ پاکستان میں بی ایم فسٹ ایڈ ہومیوپیتھک میڈیسن کٹ کو متعارف کروانے والے نمائندہ ایچ اے سیٹھی کا کہنا ہے کہ یہ فسٹ ایڈ باکس پاکستان کے ہر گھر میں ہونا چاہیے۔ انہوں نے تمام سکولوں، کالجز، فیکٹری مالکان اور دفاعی اداروں کے لیے خصوصی پیکج کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ان تمام اداروں کو فسٹ ایڈ باکس کی 75% قیمت ادا کرنا ہوگی۔ جبکہ 25% بی ایم کی طرف ڈونیشن ہوگی۔ یہ خصوصی سہولت محدود مدت تک جاری رہے گی۔ پاکستان بھر کے کسی بھی کونے میں جو بھی افراد اس فسٹ ایڈ باکس کو خریدنے میں دلچسپی رکھتے ہوں گے۔ انہیں ڈیلیوری اُن کے گھر تک فری دی جائے گی۔ یعنی انہیں ڈیلیوری چارجز ادا نہیں کرنا ہوں گے۔ دیگر معلومات اور اپنے آرڈر فوری بک کروانے کے لیے:

MR. H.A. SETHI
EXIM INTERNATIONAL
50/A Main Gulberg Lahore.

موبائل رابطہ:
0300 - 9479166, 0300 - 8403711

ای میل:
bmhp@brain.net.pk
Bmhp@nexlinx.net.pk,

فیکس:
0092 - 42 - 5752566 - 5272156

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
پروپرائٹر: غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان 213649 فون رہائش 211649

سیل۔ سیل۔ سیل
مخصوص ریڈی میڈ ملبوسات پر سالانہ کلیئرنس سیل (محدود مدت کیلئے) شروع ہے۔ قیمت انتہائی کم۔ فائدہ اٹھائیں۔
شہزاد گارمنٹس
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون: 212039

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12- ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

انگلینڈ کے بعد الحمدللہ لاہور میں نئی برانچ کے افتتاح کی خوشی میں احمدی بہن بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت
دلہن جیولرز
ہمارے ہاں 22 قیراط گارنٹی شدہ سونے کے زیورات جدید ترین ڈیزائنوں کے علاوہ سنگاپور، دبئی اور ڈائمنڈ کی ورائٹی بھی ارزاں نرخوں میں دستیاب ہے۔
Dulhan Jewellers
1-Gold Palace, Defence Chowk, Main Boulevard, Defence Society, Lahore Cantt.
Tel:042-6684032 Mobile:0300-9491442
پروپرائٹر: میاں صغیر اینڈ برادرز